



## سوال

(78) سابقہ لوگوں کے اقوال کے بالمعنی ہیں

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرآن کریم میں مکالمہ کے انداز میں گفتگو ہوتی ہے تو کیا اس میں انسان کا کلام لفظ اور معنی دونوں اعتبار سے وارد ہے یا معنی انسان کے کلام کے اور الفاظ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ہوتے ہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مجھے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سابقہ امتوں کے حالات بیان کرتے ہوئے جو مکالمات ذکر کیے ہیں ان میں الفاظ میں اللہ تعالیٰ کے ہیں کیونکہ یہ قرآن واضح عربی زبان میں نازل ہوا ہے اور یہ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کے اقوال بیان فرمائے ہیں ان کی زبان عربی نہیں تھی بلکہ وہ لوگ دوسری زبانیں بولتے تھے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان کے اقوال کو عربی زبان میں بیان فرمایا ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اقوال کو بالمعنی بیان کیا ہے ان کے اقوال کو انہی کے اپنے لفظوں میں بیان نہیں فرمایا۔

هذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ

ج 4 ص 77

محدث فتویٰ